JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES ISSN 2663-192x

DOI Number of the Paper: https://zenodo.org/records/10936043
Link of the Paper: https://jar.bwo-researches.com/index.php/jarh/article/view/405
Edition Link: Journal of Academic Research for Humanities JARH, 4(1) January-March 2024
HJRS Link: Journal of Academic Research for Humanities JARH (HEC-Recognized for 2023-2024)

نوجوان کے رویوں کی تربیت: عوامی پالیسی برائے سوشل میڈیا پر بحث

TUTELAGE OF YOUTH BEHAVIOUR: A CONCERN OF PUBLIC POLICY ON SOCIAL MEDIA

Corresponding & Author 1:	**GHULAM HUSSAIN BABAR,** Professor of Islamic Studies, Peer Mehr Ali Shah ARID, Agriculture University, Rawalpindi Pakistan. Email: ghbabar@yahoo.com
Co-Author 2:	**KANWAL IQBAL,** Master of Islamic Studies, BWO Research Intl. kanwaliqbal794@gmail.com

Paper Information

Citation of the paper:
(JARH) Babar, G. H. and Iqbal, K., (2024). Tutelage of Youth Behaviour: A Concern of Public Policy on Social Media. In *Journal of Academic Research for Humanities*, 4(*1*), 148–154.

QR Code for the Paper:

Subject Areas for JARH:
1 Religious Studies
2 Humanities

Timeline of the Paper at JARH:
Received on: 11-03-2024
Reviews Completed on: 25-03-2024
Accepted on: 28-03-2024
Online on: 31-03-2024

License:
CC BY SA
Creative Commons Attribution-Share Alike 4.0 International License

Recognized for BWO-R:
HJRS HEC Journal Recognition System

Published by BWO Researches INTL.:
BWO RESEARCHES (PVT) LTD INTERNATIONAL

DOI Image of the paper:
DOI 10.5281/zenodo.10936043

Abstract

Coaching youth behaviour is a core subject of the modern world especially on social media. Islam has given us comprehensive baselines to develop the behaviour of all ages, especially youth. Muslim scholars put a core focus on the coaching of youth behaviour and developed comprehensive ethics and step-by-step activities for the positive growth of youth towards their character building. In the present era, social media is one of the most daily time-taking activities of youth, impacting their behaviour and character development. Pakistani youth need more attention to investigate their behaviour because there are already multiple factors that are damaging their behaviours so what public policy on social media is depicting especially with youth focus is a need for time study. An analytical discourse analysis methodology is applied to the literature review collected through the historical record method. The study also highlighted the psycho-emotional teachings for youth behaviour through the poetry inclusion of Muslim scholars. Damages on youth behaviour in multidimensional aspects are highlighted and mission statements by the Islamic scholars are discussed to develop a future vision of youth in this study. The study is beneficial for the development of the action plan of public policy for the youth especially on social media usage.

Keywords: Preservation, Young, Mind, Social, Responsibility

خاکہ

نوجوانوں کے رویے کی تربیت خاص طور پر سوشل میڈیا کے حوالے سے جدید دنیا کا ایک بنیادی موضوع ہے۔اسلام نے ہمیں عمر کے تمام ادوار خصوصاً نوجوانوں کے طرز عمل کی نشوونما کے لیے ایک جامع بنیاد فراہم کی ہے۔مسلم اسکالرز نے نوجوانوں کے طرز عمل کی تربیت پر بنیادی توجہ مرکوز کی اور نوجوانوں کی کردار سازی اور مثبت نشوونما کے لیے جامع اخلاقیات اور مرحلہ وار سرگرمیاں تیار کیں۔موجودہ دور میں سوشل میڈیا نوجوانوں کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں سے ایک اہم ہے جو ان کے رویے اور کردار کی نشوونما پر اثر انداز ہو رہا ہے۔پاکستانی نوجوانوں کو اپنے رویے کی چھان بین پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ پہلے سے ہی متعدد عوامل موجود ہیں جو ان کے طرز عمل کو نقصان پہنچا رہے ہیں اس لیے سوشل میڈیا پر عوامی پالیسی جو خاص طور پر نوجوانوں کی توجہ کے ساتھ موجود ہے اس پر تحقیق وقت کی ضرورت ہے۔تاریخی ریکارڈ کے طریقہ کار کے ذریعے جمع کیے گئے مواد کے جائزے پر تجزیاتی گفتگو کے انداز کا طریقہ کار اس تحقیق میں لاگو کیا گیا ہے۔ اس مطالعہ میں مسلم اسکالرز کی شاعری کے ذریعے نوجوانوں کے رویے کے لیے نفسیاتی جذباتی تعلیمات پر بھی روشنی ڈالی گئی۔کثیر جہتی پہلوؤں میں نوجوانوں کے رویے پر ہونے والے نقصانات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس مطالعہ میں نوجوانوں کے مستقبل کے طرز زندگی کو تیار کرنے کے لیے اسلامی اسکالرز کے اصول ہائے زندگی کے بیانات پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔یہ مطالعہ نوجوانوں کے لیے خاص طور پر سوشل میڈیا کے استعمال پر عوامی پالیسی کے عملی نافذ العمل ہونے کی بہتری کے لیے فائدہ مند ہے۔

ابتدائیہ

عصر حاضر میں وسائل اور مسائل دونوں ایک ساتھ موجود ہیں۔ وسائل کی نوعیت اور دستیابی ماضی کے مقابلے میں کہیں مختلف اور زیادہ ہے ۔ وسائل اور مواقعوں کا سلسلہ جامع اور عالمگیر نوعیت کا ہے۔ جدید علوم اور ٹیکنالوجی نے اس قدر جدت پائی ہے کہ آج کے دور کا معاشرتی ضابطہ بدل چکا ہے (اسد،ن،م)۔ وسائل اور علوم کی جدت (ٹیکنالوجی) نے جہاں انسانیت کے لئے آسانیاں اور آسائشیں پیدا کی ہیں۔ وہاں پر مسائل کے نہ ختم ہونے والے سلسلے نے بھی جنم لیا ہے۔ آج کے دور میں انسانیت کو درپیش مسائل کی نوعیت ماضی کے برعکس پیچیدہ نوعیت کی ہے (گوہر رحمٰن،1996)۔ جدید دنیا کا مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ جہاں انسان نے قدرتی اور دیگر وسائل کو حاصل کرنے میں کمال علم اور مہارت کو بروئے کار لا کر حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیے ہیں وہاں پر وسائل کی دستیابی کے باوجود انسانی آبادی کا بڑا حصہ غربت ، بھوک اور بنیادی ضروریات سے محرومی جیسے چیلنجز کا شکار نظر آتا ہے (حمید اللہ،1985)۔ جدید علوم،وسائل کی جامعیت اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے سبب دنیا گلوبل ویلج (عالمگیریت) میں تبدیل ہوئی ہے مگر اس کے ساتھ ان جدید آلات نے انسانی سوچ، خیالات اور نظریات کے ساتھ انسانی رویوں اور تعلقات پر گہرے اثرامرتب کیے ہیں۔ انسانی تہذیب کی بنیادی روایات میں تبدیلی کا عمل شروع ہوا ہے، اور بنیادی تہذیبی تصورات اور اصولوں پر بھی گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں (غازی،2009) ۔ اس صورت حال میں دانشور طبقے کے لئے سب سے بنیادی سوال یہ ہے کہ کس طرح معصوم ذہن کو تحفظ دیا جائے۔ معصوم ذہن کے تحفظ کے سلسلے میں سب سے پہلے ان بنیادی چیلنجز کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جو اس وقت ہمارے معاشرے میں موجود ہیں (علوی،2019)۔

مقصد تحقیق

نوجوانوں کی طرف سے روزمرہ زندگی کے کاموں کے دوران سوشل میڈیا کا بہت زیادہ استعمال اور اس پر لغو عناصر میں ان کی مشغولیت سے ان کے رویوں اور کردار پر ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا اور اس ضمن میں اسلامی علماء اور محققین کیا تعلیمات دیتے ہیں ان کا جائزہ لے کر نتائج کا اخذ کرنا اس تحقیق کا مقصد ہے۔

سوالات تحقیق

مسلم محققین کی تعلیمات

برصغیر پاک وھند میں کئی مسلمان محققین علامہ محمد اقبال، سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا اشرف علی تھانوی، نعیم صدیقی، خرم مراد، محمد یوسف اصلاحی، مولانا شبلی نعمانی، سید سلمان ندوی، محمد اسد، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ڈاکٹر محمود احمد غازی، ڈاکٹر خالد علوی اور مولانا گوہر رحمٰن نے تعمیر سیرت اور تعمیر معاشرت کے موضوعات پر قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی نامور مسلمان دانشوروں نے بھی اصلاح، تعمیر اور تحفظ کے موضوعات سے متعلق جو خدمات سرانجام دیں، ان میں رھنمائی کے کئی اصول اور ضوابط موجود ہیں۔ ان اصول وضوابط کی بنیاد پر تعلیم وتربیت اور تعمیر سیرت اور تعمیر معاشرت کے پیمانے وضع کیے جاسکتے ہیں جو آج کے دور میں نوجوان نسل کی تربیت اور تحفظ میں اہم ثابت ہوسکتے ہیں۔

علامہ محمد اقبال نے اپنی مساعی جمیلہ "تشکیل جدید الہیات اسلامیہ " میں فکر اسلامی کی تجدید اور عصر حاضر کے چیلنجز کے حوالے سے جو رہنما اصول متعین کیے ہیں وہ امت مسلمہ کی بیداری اور اسلامی تہذیب کے عروج کے لیے بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں فکرِ اقبال کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ علامہ کی شاعری کے فکری پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا جائے ۔ آپ کی علمی اور فکری کاوشوں کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ نوجوانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ ان کی تہذیب اور تاریخ اعلی اخلاقی محاسن سے مزین ہے آج کے دور کاالمیہ یہ ہے کہ نوجوان نسل کو اپنی روشن تہذیب و ثقافت اور عظمت پر مبنی تاریخ کا حقیقی شعور بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے آج کا نوجوان مغرب کی مادی تہذیب سے متاثر ہو جاتا ہے اور فکر و عمل کے میدان میں اسلامی تہذیب کے نظریات کی بجائے دیگر نظریات کو اہمیت دینا شروع کر دیتا ہے (اقبال، 1998) ۔ علامہ محمد اقبال نے فکری پختگی اور اسلامی تہذیب پر فخر کرنے کے جن پہلوؤں کو بیان کیا ہے ان کا اساسی پہلو قرآن مجید میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔فکر اقبال دراصل قرآن مجید کے اصول و احکام سے مزین ہے۔ فکر اقبال کا دوسرا خوبصورت پہلو حضور ﷺ کی ذات

1. کیا نوجوانوں کا رویہ اور کردار اسلامی معاشرے کی تشکیل اور بڑھوتی کیلئے بہت اہم ہے؟
2. کیا اسلامی تعلیمات نوجوانوں کی رویوں کی تربیت کیلئے واضح لائحہ عمل مہیا کرتی ہیں؟
3. کیا اسلامی محققین نے نوجوانوں کی علمی و فکری تربیت کیلئے کوئی طریق کار کی نشاندہی کی ہے؟
4. کیا سوشل میڈیا سے موجودہ نوجوانوں کے رویوں میں کوئی نقصان دہ تبدیلی اثر پذیر ہو رہی ہے؟
5. کونسے طریق کار کو لاگو کرنے کیلئے سفارش کیا جاسکتی ہے جو کہ سوشل میڈیا کے نقصانات کو نوجوان نسل کی کردار پر اثر انداز بچا سکیں؟

دائرہ کارِ تحقیق

اس تحقیق کا دائرہ کار عوامی پالیسی کے اصول ضوابط کی تشکیل اور عملیت پر توجہ دلانا ہے اور اس تحقیق سے حکومتی ادرے، علماء، تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور منتظمین اور خصوصا نواجوان طبقہ فیض یاب ہو سکتا ہے۔

موجودہ مواد کا مطالعہ

معصوم ذہن کے تحفظ کے سلسلے میں معاشرے میں حالات کے تقاضوں کے پیش نظر (آگاہی اور تربیت) کا فقدان نظر آتا ہے۔ والدین اور معاشرتی طبقات میں علم و فن اور شعور کی وسعت اور جدت اس قدر نہیں ہے جس طرح کے مسائل اور چیلنجز اس وقت موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ والدین اور شہری حقوق کے ذمہ دار طبقات کو ان علوم، فنون اور تہذیبی روایات سے مزین کیا جائے تاکہ وہ بہتر طریقے سے معصوم ذہن کے تحفظ کو یقینی بنا سکیں۔ اعلیٰ اخلاقی معیارات سے مزین علوم، فنون اور معاشرتی ضابطوں کا تعین اس وقت ممکن ہے جب ریاست اور اس کے ذمہ دار ادارے تعلیم وتربیت کا اعلیٰ نظام وضع کریں اور معاشرے کا ہر فرد اس تعلیم وتربیت سے فائدہ اٹھائے (ندوی، 1925)۔ یہ اجتماعی عمل جب ایک تحریک یا نظام کی صورت میں موجود ہوتا تو پھر اس کے مثبت اثرات بھی سامنے آئیں گے ۔ ان مثبت اثرات میں سب سے بڑا اثر معصوم اور نوجوان ذہن کا تحفظ ہو گا(صدیقی، 1995)۔

مغربی تہذیب کی ناپائیداری کے ساتھ علامہ محمد اقبال نے واضح طور پر مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ مسلمانوں کے تحفظ اور عروج کا سلسلہ اسلامی تہذیب سے جڑا ہوا ہے اور مسلمانوں کو اسلامی تہذیب کے اعلی پہلو "حب النبی ﷺ" کو تمام معاملات پر ترجیح دینی چاہیے (اقبال، مجلس اقبال، ن،م)۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

علامہ محمد اقبال نے واشگاف انداز میں مسلمانوں کو باور کرایا کہ تسخیر کائنات اور اس دنیا میں عظمت پانے کا ایک اہم پہلو اطاعت رسول ﷺ سے وابستہ ہے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علمی وفکری تعلیمات

فکر اقبال میں نوجوان ذہن کے تحفظ کے لیے جو نمایاں پہلو پیش کیے گئے ہیں ان کے چند پہلو درج ذیل ہیں؛

1۔ اعلیٰ کردار کے لیے فکری پختگی کا ہونا لازم اور ضروری ہے۔ فکر اور نظریے کا استحکام اللہ کی وحدانیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر کامل یقین کے ساتھ اطاعت اور فرمانبرداری کے رویوں سے منسلک ہے ۔آج کے اس مادی دور میں مسلمانوں اور بالخصوص مسلمان نوجوان نسل کو قرآن و سنت سے منسلک کرنا اور انہیں یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ عظمت اور کامیابی کا تمام تر انحصار اطاعت کے رویوں سے منسلک ہے۔

2۔علامہ کی فکر میں عصبیت اور نفرت کے تمام پہلوؤں کو مسترد کیا گیا۔ آج کے دور کا المیہ یہ ہے کہ مسلمان نوجوان مختلف عصبیتوں(علاقائی ،لسانی قبائلی)کا شکار ہو گئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان نوجوان طبقے کو عصبیت پرستی کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے اور انہیں اسلامی تہذیب کی روشن پہلوؤں مساوات، احترام ،اخوت، خودی ،صبر برداشت ، اتحادو اقدس سے محبت اور الفت کی ہے۔فکر اقبال پر اسلامی تہذیب و ثقافت کے گہرے اثرات موجود ہیں ۔آج ضرورت اس امر کی ہے کہ فکر اقبال سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے تعلیم و تربیت کا ایک ایسا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے جس سے نوجوان نسل کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ قران مجید اور حضور ﷺ کی ذات اور تعلیمات سے وابستگی کا لازمی مطلب " اصلاح اور تحفظ" ہے ۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے ،حقیقت میں ہے قرآن

علامہ محمد اقبالؒ نے انتہائی شائستہ اور باوقار انداز میں مسلمانوں کی فکری پسماندگی اور کسمپرسی سے متعلق وجوہات اور حل کا خاکہ بھی پیش کیا ہے کہ کس طرح مسلمان دنیا میں زوال کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ کون سا لائحہ عمل ہے جس سے مسلمان آزادی ،خودی ، غیرت اور کامرانی پا سکتے ہیں۔

حرم پاک بھی ،اللہ بھی ،قران بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

علامہ محمد اقبال نے اتحاد اور اتفاق کی بنیادی تصورات سے متعلق رہنمائی دی کہ وہ قوم جس کی بنیادی نظریات میں یکسانیت موجود ہو وہ کس طرح آج تقسیم کا شکار ہے۔ اس تقسیم اور تفرقہ بازی نے مسلمان ملت کو زوال اور تاریکی تک پہنچا دیا ہے۔ اس زوال میں سب سے متاثرہ طبقہ نوجوانوں کا ہے جو اپنی ملت اور تہذیب کے اعلی محاسن سے لاعلمی کے سبب مغربی تصورات سے متاثر ہو کر آج اس نہج تک پہنچ گئے ہیں وہ اسلامی تہذیب پر مغرب کی تہذیب کے عوامل کو ترجیح دیتے اور فخر کرتے نظر آتے ہیں حالانکہ علامہ محمد اقبال نے اپنے کلام میں یہ باور کرایا کہ مغربی تہذیب اپنی اصلیت کے اعتبار سے انسان کو تاریکی اور زوال کی طرف لے کر جاتی ہے (نعمانی،2007)۔

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

تہذیب و ثقافت ،اسلامی تاریخ، معیشت، معاشرت ،عدل و انصاف ، سیاست و حکومت ،شعورائیت، حقوق انسانی، حجاب ،تعلیم و تربیت ، جہاد، اصلاح معاشرت اور اس کے علاوہ دیگر کئی فکری اور معاشرتی پہلوؤں سے متعلق علمی رہنمائی آپ کی عظیم خدمات میں شامل ہے۔ آپ کی علمی خدمات سے فائدہ اٹھا کر نوجوان جہاں اپنے اخلاق و کردار کی تعمیر میں قابل ذکر تبدیلی لا سکتے ہیں وہاں اس کے ساتھ معاشرے میں اسلامی تہذیب کے روایات کو فروغ دینے کے حوالے سے بھی اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں (مودودی،2000)۔ عصر حاضر میں پائے جانے والے مسائل جن سے نوجوان نسل کو مشکلات کا سامنا ہے ان مشکلات سے نکلنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ قرآن مجید میں وہ بنیادی اصول موجود ہیں جن سے رہنمائی حاصل کر کے ایک لائحہ عمل ترتیب دیا جا سکتا ہے مثلا آج کے دور میں سوشل میڈیا ایک چیلنج کے طور پر موجود ہے۔ معلومات اور اخبار کی فراوانی اور اس کے ساتھ تحقیق اور تصدیق سے عاری سلسلوں نے کئی مشکلات پیدا کی ہیں اور معاشرتی اور تہذیبی مسائل نے جنم لیا ہے (مراد، 1995)۔اس صورتحال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کے بنیادی اصول تحقیق اور تصدیق کو رواج دیا جائے اور سنی سنائی بات اور افواہوں پر یقین نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کو آگے پھیلایا جائے۔ سنی سنائی باتوں کو آگے پھیلانے کے بعض اوقات انتہائی منفی نتائج "نقصان اور ندامت" (اصلاحی،2005)کی صورت میں نکلتے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کے اصول وضوابط کو معاشرتی زندگی میں اہمیت دی جائے اور خبر کے تصدیق کا اخلاقی ضابطہ عملاً اختیار کیا جائے ۔اس سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے؛ " اے ایمان والو جب کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی تصدیق کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ لاعلمی میں کسی کو نقصان پہنچا دو اور بعد میں شرمندہ ہونا پڑے (القران سورۃ الحجرات 49: 6)۔

سوشل میڈیا اور اسلامی تناظر

اتفاق ،اور اعتدال و میانہ روی کو اختیار کرنے کی تعلیم دی جائے۔ ایسا کرنے سے تعمیر سیرت کا عمل مکمل ہو گا اور پھر اعلیٰ کردار وجود میں آئے گا جو ذریعہ خیر ہو گا۔

3۔علامہ محمد اقبال کے افکار میں نوجوانوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ اپنے آپ کو اعلیٰ علمی اور اخلاقی محاسن سے مزین کریں تاکہ وہ دنیا میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں ۔ تسخیر کائنات کا عمل اس وقت پورا ہو سکتا ہے جب نوجوان اعلیٰ ذہنی اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کارلائیں۔ تسخیر کائنات کا عمل عصر حاضر میں لازم اور ضروری ہے ۔اس کے بغیر مسلمان اعلیٰ عظمت کے پہلوؤں کو حاصل نہیں کر سکتے ۔اس کے علاوہ علامہ نے نوجوانوں کو باور کرایا کہ وہ اسلامی تہذیب کے روشن پہلوؤں کو اپنے اخلاق اور کردار کا حصہ بنائیں اور معاشرتی تعمیر و ترقی میں حصہ ڈالیں کیونکہ نوجوانوں کے بنیادی کردار کے بغیر تعمیر معاشرت کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا (اقبال، 1998)۔

علامہ محمد اقبال کی طرح سید ابو الاعلیٰ مودودی نے بھی نوجوان ذہن کے تحفظ کے لیے جامع علمی اور معاشرتی حکمت عملی متعارف کرائی جہاں آپ نے اپنے خطابات اور تحریروں میں بناؤ اور بگاڑ کے اسباب کا ذکر کیا وہاں پر اپنی معروف کتاب "تنقیحات" میں اسلامی اور مغربی فکر کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرنے کے ساتھ دو بنیادی حقائق بیان کیے۔ مغربی تہذیب سے متعلق مولانا کی بصیرت اور مشاہدہ انتہائی جامعیت کا حامل تھا۔ آپ نے مغربی تہذیب کی تاریخ میں پروان چڑھنے والے مختلف نظاموں سرمایہ دارانہ نظام ،جاگیر داری ،فسطائیت اور سیکولرازم کے منفی اثرات کو تفصیل سے بیان کیا اور اس کے ساتھ اسلامی تہذیب کے اصول و مبادی سے متعلق جامع رہنمائی فراہم کی تاکہ نوجوان آسانی سے مغربی تہذیب کی تاریک پہلوؤں کے ساتھ اسلامی تہذیب کے محاسن سے واقفیت حاصل کر کے تعمیر سیرت اور تعمیر معاشرت کے عمل میں حصہ لے سکیں۔ تفہیم القرآن ، تفہیم حدیث ،سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ،اسلامی

کئی مسائل کا پیش خیمہ بن رہا ہے ۔ آزاد خیالی، وقت کا ضیاع، اسلامی شعار کو اہمیت نہ دینا جیسے رویے پروان چڑھتے نظر آرہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں گفتگو کے معیارات کا تعین بھی کیا گیا ہے ایسی گفتگو جس میں دوسروں کے لیے تحقیر کا پہلو ہو اسلام اسے مسترد کرتا ہے ۔اس حوالے سے سورۃ الحجرات میں اخلاقی آداب موجود ہیں ان اخلاقی آداب میں یہ شامل ہے کہ کوئی شخص کسی کو تمسخر انہ نشانہ نہ بنائے ،طعنہ نہ دے ،برے القاب نہ دے ،بدگمانی نہ کرے ،ٹوہ نہ لگائے، غیبت نہ کرے اور قومی اور قبائلی نسبتوں کے فرق کی وجہ سے ایک دوسرے کو تعصب کا نشانہ نہ بنائے (سورۃ الحجرات 49: 11،12،13)۔

موجودہ دور کا سوشل میڈیا

آج سوشل میڈیا کے ذریعے جس طرح گفتگو کے معیارات دیکھنے کو مل رہے ہیں وہ انتہائی قابل توجہ ہیں۔ سوشل میڈیا میں گفتگو کا کوئی ضابطہ نہیں ۔اخلاقی معیارات کا تعین نہیں کیا گیا جس کے سبب سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایسے الفاظ بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جن کی کوئی تہذیبی حیثیت نہیں ہے ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے قوانین متعارف کرائے جائیں جو گفتگو کے اصول و ضوابط اور معیارات کا تعین کریں تاکہ سوشل میڈیا کے میدان میں غیر اخلاقی اور غیر قانونی گفتگو کا سلسلہ ختم کیا جا سکے ۔ سوشل میڈیا سے متعلق موجود قوانین کواور موثر بنانے کی ضرورت ہے اس کوشش سے مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ مسلمان مفکرین بالخصوص مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا محمد یوسف اصلاحی نے آداب معاشرت اور آداب زندگی سے متعلق معرکہ آراء تصانیف پیش کی ہیں۔ ان تصانیف میں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی کے آداب سے متعلق رہنمائی کا ایک جامع ضابطہ موجود ہے، ضرورت اس امر کی ہے ایسی علمی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے اور ایسے نصاب اور اخلاق ، معاشرتی اور تہذیبی ضابطے متعارف کرائے جائیں (تھانوی، 2010)۔ نوجوان نسل کا رویہ اور انداز زندگی اعلی معیارات کا نمونہ ہو۔ اس تصدیق اور تحقیق کا قرآنی ضابطہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

سوشل میڈیا کے اس دور میں بہت سے مسائل ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ کردار کشی، دوسروں کو نیچا دکھانا، حقائق کو مسخ کرنا، مذموم مقاصد کے حصول کے لیے منفی خبریں پھیلانے کے لیے سوشل میڈیا ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا نے جہاں ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو متاثر کیا ہے،وہیں صحت ،سوچ ،خیالات، رویے، اعمال اور کارکردگی نیز مجموعی انفرادی اور اجتماعی طرز عمل اور پیچیدہ نفسیاتی مسائل کا شکار ہوتا نظر آرہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سوشل میڈیا کے اس دور میں ریاستی سطح پر ایسے قوانین اور تدابیر سامنے آنی چاہیئں جس سے سوشل میڈیا کا استعمال مثبت نوعیت کا ہو ۔اور اس کے منفی استعمال کرنے والے عناصر ریاست اور معاشرے کے سامنے جوابدہ ہوں ۔ایسا کرنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جو اخلاقی اور تہذیبی آداب متعارف کرائے تھے ان میں خبر کی تصدیق اور تحقیق کا ضابطہ بدرجہ اتم موجود تھا ۔ایک مہذب معاشرے میں ہر سطح پر سوشل میڈیا کے استعمال سے متعلق اخلاقی ضابطے کا ہونا بہت ضروری ہے ۔اسلامی تعلیمات میں احترام ِ انسانیت کا خوبصورت ضابطہ موجود ہے۔ اس جدید دور میں احترام کے ضابطے کواہمیت دینا بہت ضروری ہے ۔ عمومی طور پر اسلام اطاعت اور پیروی کا لازمی قرار دیتا ہے ۔ارشاد خداوندی ہے؛ " اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرو(سورۃ الحجرات 49: 2)۔

معاشرتی زندگی گزارتے ہوئے انسان کو ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے اور کبھی بھی اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان طبقات میں اطاعت اور پیروی کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے مختلف دعوتی اور تحریکی اسلوب اختیار کیے جائیں۔

سوشل میڈیا کا بغیر کسی اخلاقی دستور کے استعمال کرنا نوجوانوں میں

نوجوانوں کے تحفظ ان کی تربیت کے لیےپروفیسر خورشید احمد کی کتاب "اسلامی نظر حیات " بہت اہمیت کی حامل ہے اگرچہ وفاقی حکومت نے اس کتاب کو مقابلے کے امتحانات کے لیے نامزد کیا ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کے تحفظ کے لیے اس کتاب سے رہنمائی حاصل کرنے کے بعد ایک باقاعدہ علمی اور ثقافتی حکمت عملی ترتیب دی جائے تاکہ اس حکمت عملی کے نتیجے میں نوجوانوں کو تحفظ لازمی ہو سکے۔ مندرجہ بالا بحث کے بعد اس بات کو بیان کرنا ضروری ہے کہ نوجوانوں کے تحفظ کے لیے ایک جامع علمی، معاشی، معاشرتی، تہذیبی اور ثقافتی ،روحانی اور سیاسی حکمت عملی ترتیب دی جائے ایک مخصوص لائحہ عمل کے بغیر اصلاح ،تحفظ اور تعمیر سیرت کا عمل سر انجام نہیں دیا جا سکتا۔

نتیجہ

مندرجہ بالا تحقیق سے یہ نتیجہ دیا جاتا ہے کہ نوجوانوں کے روز مرہ کے اوقات کو اس طرح تقسیم کر کے انہیں مصروف کیا جائے کہ ان کا اکثر وقت عملی کاموں جیسے صبح کی نماز میں لازمی شرکت ورنہ امتحانی نتائج اور تنخواہ پر اثر، موبائل کے بغیر تعلیمی اداروں اور کام کی جگہوں پر داخلہ کی اجازت، تعلیمی اداروں اور کام کی جگہوں پر سوشل میڈیا کی ان اوقات میں مواصلاتی بندش، کھیل اور ورزش کی لازمی شرکت کے اوقات، روزانہ علمی ابحاث کی اوقات جن میں سوشل میڈیا کے نقصانات کو زیر بحث لایا جائے اور اساتذہ و علماء اور حکومتی اداروں پر سوشل میڈیا کے کم استعمال پر نتیجہ خیز گفتگو کو فروغ دیا جانا ضروری ہے۔

سفارشات

درج بالا تفصیلات کی روشنی میں یہ سفارشات کی جاسکتی ہیں

نوجوانوں کو پُر امن اور تعمیری ماحول دنیا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ نوجوانوں کی تربیت اور تحفظ کے لئے جامع حکمت عملی کا تعین علماء، محققین اور ریاست کے پالیسی ساز اداروں کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ اس مشترکہ کوشش سے نوجوانوں کے تحفظ کا مقصد بڑی آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سلسلے میں ریاست اور ذی وقار طبقات کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا ۔ سوشل میڈیا اور نوجوانوں سے متعلق جامع پالیسی کا متعارف کرانا بہت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں بروقت اقدام لازم اور ضروری ہے اس لیے کہ نوجوان ذہن کا تحفظ دراصل قوم کے مستقبل کا تحفظ ہے۔ اس لیے سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال نے بے مقصدیت اور بےکاری کا رواج دیا ہے۔ قران و سنت میں بے مقصد چیزوں کو ترک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے ارشاد خداوندی ہے " اور بے مقصد چیزوں کو ترک کر دیتے ہیں (سورۃ المومنون 23: 4)۔

سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال نے نوجوانوں کو ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ، فضول خرچی اور نفسیاتی مسائل سے دو چار کر دیا ہے۔ اس پیچیدہ صورتحال کا تقاضا یہ ہے اسلامی آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے تاکہ نوجوانوں کا تحفظ یقینی ہو سکے۔ مولانا گوہر رحمٰن نے نوجوانوں کی تربیت اور تحفظ کے لیے کئی ثقافتی روایات کو عملاً اختیار کرنے کی تجاویز پیش کی ہیں ۔ دور نبوی ﷺ میں مثبت ثقافتی سرگرمیوں اور کھیلوں کو فروغ دیا گیا ۔ تیر اندازی ، تیراکی، گھوڑ سواری ،دوڑ اور اس کے علاوہ دیگر کئی روایات کو بیان کیا گیا ۔ عصر حاضر میں سوشل میڈیا کی گرفت سے نوجوانوں کو نکالنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مثبت کھیلوں کا ایک جامع سلسلہ شروع کیا جائے تاکہ نوجوان جسمانی طور پر تعمیری سرگرمیوں میں حصہ لے اس طرح کے کلچر سے نوجوانوں میں مثبت سوچ اور اخلاق و کردار وجود میں آئے گا۔ پروفیسر خورشید احمد نے اپنی معرکہ آراء تصنیف "اسلامی نظریہ حیات" میں اسلامی نظریے کی جامعیت کو پیش کیا ہے۔ اور تبدیلی زمانہ کی نسبت سے مثبت ، معاشرتی، اخلاقی، معاشی اور تہذیبی روایات کے فروغ کی بات کی۔

آپ کی تحریروں میں قرآن و سنت کی روشنی میں اصطلاحات متعارف کرانے کی تجاویز پیش کی گئی ہیں کہ غریب لوگ مرغیاں پالا کریں، امیر لوگ بکریاں پالا کریں، عورتیں گھروں میں چرغہ کاتا کریں، نوجوان فنی تعلیم کے حصول کو یقینی بنائیں (احمد، ن،م)۔

حوالہ جات

القران

احمد، پروفیسر خورشید،(ن،م)،اسلامی نظریہ حیات،انسٹیٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد

اسد، محمد، (ن،م)،اسلام دوہرائے پر، دعوۃ اکیڈیمی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

اصلاحی، محمد یوسف،(2005)، آداب زندگی،اسلامک پبلیکیشنز لاہور

اقبال،علامہ محمد،(1998) تشکیل جدید الہیات اسلامیہ،بزم اقبال،کلب روڈ لاہور

تھانوی،مولانا اشرف علی،(2010)، آدابِ معاشرت،دار المعارف دیوبند،انڈیا

حمید اللہ، محمد،(1985)،خطبات بہاولپور،اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

صدیقی، نعیم،(1995)،تعمیر سیرت کے لوازم،الفیصل ناشران لاہور

علوی،ڈاکٹر خالد،(2019)،انسان کامل،الفیصل ناشران لاہور

غازی،ڈاکٹر محمود احمد،(2009)،محاضرات سیرت،الفیصل ناشران لاہور

گوہر رحمٰن،مولانا،(1996)،تفہیم المسائل،مکتبہ تفہیم القرآن مردان

مراد،خرم،(1995)،رب کا پیغام،منشورات لاہور

مودودی،سید ابوالاعلیٰ،(2000) ،خطبات،ادارہ ترجمان لقرآن،لاہور

مودودی،سید ابوالاعلیٰ،(2000)،تنقیحات،منشورات لاہور

نعمانی،علامہ شبلی،(2007)،سیرت النبی ﷺ ،دارالمصنفین شبلی اکیڈیمی اسلام گڑھ انڈیا

ندوی، سید سلمان،(1925)،خطبات مدراس، دارالمصنفین شبلی اکیڈیمی اسلام گڑھ انڈیا